سوال

(201)قربانی کے جانور کا سینگ ٹوٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پرایک گاوَمیش جس کے دونوسینگ کااوپر حصہ یعنی :جواوپر حصہ باریک ہوتاہے کاٹا ہواتھا یعنی :موٹا حصہ باقی رہ گیا جودور سے دیکھنے والے کویہ نظر آتا تھاکہ اس بھینس کے دونوں سینگ گھٹتے ہوئے ہیں کاٹی ہوئی جگہ کی چوٹیوں پر دوتین انگل اگر رکھے جاویں توچوٹیوں کی اتنی فراخی یعنی عرض ہے ۔عید قرباں کاے روز خطیب نے خطبہ پڑھا اورکہاکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ جس جانور کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں اس کی قربانی سے منع فرمایا ہے اس لئے یہ گاوَمیشن قربانی کے لائق نہیں ہے ۔جنہوں نے گاوَمیشن خریدی تھی انہوں نے کہ کہ یہ کٹے ہوئے ہیں ٹوٹے ہوئے نہیں ہیں ۔گاوَمیش کا اصل مالک جس سے گاوَمیش خریدی تھی ان خریداروں کے کہنے لگاکہ یہ گایش تم مجھے وابس دے دواوررقم لے لواورکئی قربانی کا جانور خریدلو۔

1۔اس پرایک مولوی صاحب نے جوکہ سندیافتہ ہیں فرمایاکہ یہ ضرورت کےلئے سینگ کاٹے گئے ہیں یہ قربانی کےلئے جائزہے ۔

2۔جورویوڑوالے اپنی پہچان کےلئے تھوڑاساکان نشانی کرنے کےلئے کہ اس جانورکی پہچان ہوسکے کہ یہ میرے ریوڑکا ہے کاٹ لیتے ہیں وہ بھی جائز ہے بنابریں گاوَمیش کوانہوں نے قربانی کرڈالی ہے ۔ملتمس ہوں کہ گاوَمیش قربانی کےلئے جائز تھی یانہیں ؟جن لوگوں نے قربانی کرڈالی ہے ان کوکوئی سزایانہیں ؟

3۔اگر نشانی کےلئے تھوڑاساکان چیراجائے یاکاٹا جائے تووہ جانورقربانی کےلئے جائزہے یانہیں ؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوحنیفہ امام احمدامام شافعی امام مالک کے نزدیک اس گاوَمیش کی قربانی جائز تھی اس لئے اس کی قربانی درست ہوگئی کیوں کہ اس کی سینگ آدھی سے زیادہ موجود تھی ۔نیز امام مالک کے نزدیک اس وقت ناجائزہے جب ٹوٹے سینگ سے خون ہورنہ سینگ ٹوٹے جانورکی قربانی ان کے نزدیک مطلقا جائزہے ۔

لیکن میرے نزدیک صورت مسوَلہ میں تفصیل کی ضرورت ہے ۔آنحضرت ﷺ نے اعضب القرآن جانورکی قربانی سے منع فرمایا(ابوداودترمذی عن علی)اب دیکھنا یہ ہے کہ عربی زبان میں اعضب القرن کس جانورکوکہتے ہیں ؟

سوواضح ہوکہ لغت میں عضب کے معنی قطع کاٹنا اورشق چیرننا پھاڑنا شگاف کرنا کے ہیں عضبۃ قطعن الناقۃ واعضبا شق اذنہا قاموس وغیرہ معلوم ہواکہ جس کاسینگ قصداکسی مقصد

سے کاٹی گئی ہوں پس جولوگ خود سینگ ٹوٹے یا قصدا ضرورت سے ٹوڑے اور کاٹے ہوئے میں فرق کرتے ہیں ان کا قول صحیح نہیں ہے اور نیز آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا جانور خریدتے وقت کان آنکھ خوب غور سے دیکھ لو کان کٹے یا کان پھٹے یا چیرے کی قربانی منع فرمایا اور یہ تصریح نہیں کی کہ ضرورت سے کان کاٹا یا چیرا گیا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور بلاضرورت کاٹا گیا ہو تو ناجائز غرض یہ کہ آپ ﷺ نے مطلقا منع فرمایا ہے پس فرق کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

دوسری بات : یہ دیکھنی ہے کہ کس قدر سینگ ٹوٹی ہو تو قربانی ناجائز ہوگی؟ سو معلوم ہو کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی مقدار نہیں بیان فرمائی اور لغت میں بھی کوئی مقدار نہیں لکھی ہے۔ اس لئے ہر وہ جانور جس کی سینگ کاٹ دی گئی ہو یا ٹوٹ گئی ہو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی خواہ آدھی کٹی ہو یا تہائی یا چوتھی یا زیادہ اگر اس قدر برائے نام خفیف س کٹی ہوئی ہے کہ دیکھنے والے اس کو دیکھ کر سینگ کٹا یا سینگ ٹوٹا کہنے میں تامل کریں اور ٹوٹے کا پتہ نہ چلے تو اس کی قربانی اس کی جائز ہوگی۔

تیسری بات : یہ دیکھنی ہے کہ سینگ دہری ہوتی ہے ایک خول جو بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ دوسری اس کے نیچے اندر جو کمزور اور قدرے نسبہ نرم ہوتی ہے تو حدیث میں کسی کا ٹوٹنا مراد ہے؟ حدیث میں صرف اعضب القرن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو عربی لفظ ہے اور عربی لغت میں اعضب یا عضبا اس جانور کو کہتے ہیں جس کا اندر سینگ ٹوٹا ہوا یا توڑا گیا ہو۔ چنانچہ افائق فی غریب الحدیث 2/444 میں ہے : العضب فی القرآن الداخل لاانکسار قال الاخطل :

ان السیوف غدوہا ورواحہا

ترکت ہوازن مثل قرن الاعضب

ویقال لانکسار فی الخارج القصم الخ اور المغرت 1/244 میں ہی مکسورہ القرن الداخل اور مشقوقۃ الاذن ومنہ حدیث نہی ان یضحی بالا عضب القرن والاذن اور صحاح مین ہی العضباء الشاۃ المکسورۃ القرن الداخل وہو المشاش ویقال وہی التی انکسر احد قرینہا وکبش اعضب بین العضب انتہی اور تاج الغات 244 مین ہی کہ شاۃ عضباء وکبش اعضب گو مسفندے کہ شاخ داخلس شکستہ باشد یا آنکہ یکے از دو شاخش باشد انتہی۔

پس صورت مسؤلہ میں اگر بھینس کی اندورنی سینگ بالکل صحیح سالم پوری کی پوری موجود تھی اور صرف خول کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا تھا تو قربانی جائز ہوگی۔

مکتوب

غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دینے کے بارے میں مسؤلہ روایت مجھ کو نہیں ملی ممکن ہے کہ فتح القدیر لابن الھمام یا مصنف عبدالرزاق یا ابن شیبہ میں ہو۔ ویسے مسئلہ صحیح یہی ہے کہ غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا بلاکراہت جائز ہے امام احمد اور حنیفہ ابن حزم وغیرہ بلاکراہت جائز کہتے ہیں لعموم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : کلوا واطعموا وادخروا امام مالک بھی جائز کہتے ہیں لیکن مع الکراہت۔

مکتوب

(1) میری نظر میں قرآن وحدیث کی کوئی ایسی نص صریح نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا کہ منی یا حرم میں قربانی کرانے کا ثواب اپنے وطن میں قربانی کرنے سے زیادہ ہے اور نہ سلف ہی کسی سے صراحتہ یہ منقول ہے کہ انہوں نے دوسروں کی طرف سے منی میں مزید ثواب کی نیت سے قربانی کی ہو یا سا کا فتوی دیا ہو۔

جو لوگ مزید ثواب ملنے کی نیت سے منی یا حرم ین قربانی کرنے کے لیے وہاں پیسے بھجواتے ہیں ان کے اس فعل کی بنیاد صرف یہ خیال ہے کہ حرم میں ہر نیکی کا ثواب غیر حرم سے زیادہ ہے جیسے حرم میں ہر برائی کا گناہ غیر حرم کی برائی سے بڑھ کر ہے اور سا خیال کی کی بنیاد جو چیزیں ہیں :

(1) نماز اور روزہ پر قیاس

(2) عبداللہ حسن اور حسن بصری کا قول۔

نماز کے اجر کی تضعیف کے بارے میں متعدد صحیح اور صریح حدیثیں موجود ہیں لیکن روزے کے بارے میں صرف ایک حدیث مروی ہے اور سخت ضعیف ہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ «قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهَا وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةً وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةً» (ابن ماجہ مع السندی 1/269)

اس حدیث کو ابوالولید الازرقی نے أخبار مکۃ وما جاء فیہا من الاثار میں اور ابو حفص عمر بن عبدالمجید المیانشی نے المجالس المکیۃ میں بھی روایت کیا ہے اس کی سند میں عبدالرحیم بن زید العمی عن ابیہ واقع ہیں اور یہ باپ بیٹا دونوں ہی سخت ضعیف ہیں۔ عبدالرحیم کی ابن معین نے تکذیب کی ہے اور ان کے باپ زید العمی کی بھی سب نے تضعیف کی ہے

ابوالطیب الفاسی المالکی لکھتے ہیں: وجاء أحادیث تدل علی تفضیل ثواب الصوم وغیرہ من القربات بمکۃ علی ثواب ذلک فی غیرہا، إلا أنہا فی الثبوت لیست کأحادیث فضل مکۃ والصلاۃ فیہا، وحدیث تفضیل الصوم بمکۃ علی غیرہا رویناہ فی مسند ابن ماجۃ3، وفی تاریخ الأزرقی، وفی "المجالس المکیۃ" للمیانشی 4، من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما وعنہ (شفاء الغرم باخبار البلد الحرام 1/82)

اور عبداللہ بن بن عباس کا قول اور فتوی سنن کبری بیہقی 4/331 اور مستدرک حاکم 1460/261 میں مروی ہے۔ ان کے علاوہ اس کو ابوذر اور ابوالولید الازرقی نے بھی روایت کیا ہے کما فی القری القاصد ام القري ص 19/20/209 فاسی مالکی لکھتے ہیں أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، أنبأ بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ، ثنا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ الْكِنْدِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَمَعَ إِلَيْهِ بَنِيهِ وَأَهْلَهُ فَقَالَ لَهُمْ: يَا بَنِيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهَا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعُمِائَةِ حَسَنَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ" فَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: "كُلُّ حَسَنَةٍ بِمِائَةِ أَلْفِ حَسَنَةٍ" تَفَرَّدَ بِهِ عِيسَى بْنُ سَوَادَةَ هَذَا, وَهُوَ مَجْهُولٌ انتہی قلت (قائلہ الفاسی المالکی) قلت: لم ینفرد بہ عیسی بن سوادۃ کما ذکر البیہقی، لأنا رویناہ فی الأربعین المختارۃ لخطیب مکۃ: الحافظ ابن مسدي، وغیرہا من حدیث سفیان بن عیینۃ، عن إسماعیل بن أبي خالد الذي رواہ عنہ ابن سوادۃ وقال ابن مسدي: ہذا حدیث حسن غریب ورواہ الحاکم 1 من الوجہ الذي رواہ البیہقی و صحح إسنادہ (شفا الغرام 1/82) حاکم کی تصحیح پر امام ذہبی نے اعتراض کردیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: قلت لیس بصحیح اخشی ان یکون کذبا وعیسی قال: ابوحاتم منکرالحدیث انتہی اور جس بصری کا قول اس طرح مروی ہے صوم یوم بمکۃ بماۃ الف وصدقۃ درہم بماۃ الف وکل حسنۃ بماۃ الف اخرجہ ابوالفرج فی مثیر الغرام (القری لقاصد ام القری ص: 608) وفیما تقدم من احادیث مضاعفۃ الصلوۃ والصوم دلیل علی اطراد التضعیف فی جمیع الحسنا الحاقا بہا یؤید ذلک قول الحسن البصري المتقدم ولم یلقہ الادلۃ مستند فی ذلک (القری ص: 609)

(2) حرم میں قربانی کرانے کے بعد گھر پر قربانی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(3) مکہ کے غریبوں میں روپیہ تقسیم کرنے کو زیادہ ثواب کا باعث سمجھ کر وہاں رقم بھیجئے ابھی معلوم ہوچکا ہے حدیث توخذ من اغنیاء ہم وتر علی فقراء ہم خاص زکوۃ فرض کے بارے میں وارد ہے۔ مدینہ کے فقراء میں روپیہ تقسیم کرنے کو زیادہ ثواب کا موجب سمجھنے کے بارے میں بھی قیاس ہی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ المحب الطبری لکھتے ہیں عن ابن عمر قال رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم: "صیام شہر رمضان فی المدینۃ کصیام ألف شہر فیما سواہا" اخرجہ الحافظ ابوالفرج فی مثیر الغرام وہذا دلیل علی ان حسنات المدینۃ اجمع مضاعفۃ بالف کما ان حسنات مکۃ بماۃ الف (القری ص: 629) حضرت ابن عمر کی اس حدیث اور حسن بصری کے قول کی سند کیسی ہے؟ یہ معلوم نہیں ہوسکا وقیل: عن ابن عباس قال المراد بالمسجد الحرام الحرم کلہ، قال المحب الطبري3: ویتأید بقولہ تعالی: { وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ } [الحج: 25]. أو قولہ تعالی: { سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى } [الإسراء: 1]. وکان ذلک من بیت أم ہانئ... انتہی

(2) أن للعلماء خلافا فی المراد بالمسجد الحرام، فقیل: مسجد الجماعۃ الذي یحرم علی الجنب الإقامۃ فیہ، حکاہ المحب الطبري، وذکر أنہ یتأید بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: "صلاۃ فی مسجدي ہذا أفضل من ألف صلاۃ فیما سواہ إلا المسجد الحرام"، والإشارۃ بمسجدہ إلی مسجد الجماعۃ، فینبغي أن یکون المستثنی کذلک... انتہی القری ص 608: 607)

وحدیث زاذان عن ابن عباس المتقدم یدل ان المراد بالمسجد االحرام ورواہ الحاکم 1 من الوجہ الذي رواہ البیہقی و صحح إسنادہ، وقال المحب الطبري بعد أن أخرج ہذا الحدیث: وہذا الحدیث

يدل على أن المراد بالمسجد الحرام فى فضل تضعيف الصلاة الحرم جميعه ، لأنه عم التضعيف فى جميع الحرم ، وكذلک حديث تضعيف الصلاة عمن فى جميع مكة ، وحكم الحرم ومكة فى ذلک سواء باتفاق ، إلاأن يخص المسجد بتضعيف زائد على ذلک ، فيقدر كل صلاة بمائةألف صلاة فيما سواه والصلاة فيما سواه بعشر حسنات فتكون الصلاة فيه بألف ألف حسنة ، والصلاة فى مسجد النبى صلى الله عليه وسلم بمائةألف حسنة ، ويشهد لذلک ظاهر اللفظ 2 ، والله أعلم

قال : وعلى ہذا تكون حسنة الحرم بمائةألف حسنة وحسنة مسجده ، إما مسجد الجماعة ، وإما الكعبة على اختلاف القولين بألف ألف ، ويقاس بعض الحسنات على بعض أويكون ذلک خصيصا للصلاة ، والله أعلم ... انتہ (القرى ص :609)

میرے نزیک موجودہ حالات میں گھر پر قربانی کرنا اوراپنے مقام میں صدقہ وخیرات کرنازیادہ بہتر ہے ۔ منی میں قربانی کاگوشت اکثر بلکہ تمام ترضائع ہوجاتا ہےاورمکہ ومدینہ سے زیادہ غریب و مستحق پنے یہاں موجود ہیں ۔ حرمین میں اب غریب کون ہے ؟ وہاں دوردراز کے دیہاتوں میں بدوغریب ہوں گے لیکن ان تک کون حاجی پہنچ سکتا ہے مسجد حرام اور مسجد نبوی کے علاوہ دوسری مساجدمکہ ومدینہ میں بجز مسجد قبا کے زیادہ ثواب ملنے پر کوئی صریح مرفوع روایت موجود نہیں ہے اس لیے دوسری مساجد میں اوردونے کی کوشش صحیح نہیں ہے ۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 400

محدث فتویٰ